درس حدیث

مولانا یحییٰ نعمانی

اخلاص اور حسنِ نیت

(۱) ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب انسانی اعمال کا دارومدار بس نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملتا ہے تو جس شخص نے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ اللہ کی رضا کے علاوہ اس کی کچھ اور نیت نہیں تھی تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی کی طرف ہوئی۔ (اور بے شک وہ سچا مہاجر ہے) اور جو کسی دنیاوی غرض سے (مثلاً) کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے مہاجر بنا (تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے نہ ہوگی بلکہ) جس دوسری نیت سے اس نے ہجرت کی ہوگی' اللہ کے یہاں اس کی ہجرت اسی غرض سے کی ہوئی' ہجرت مانی جائے گی۔'' (بخاری: ۱۔ مسلم: ۱۹۰۷)

حدیث کا بنیادی مفہوم یہ ہے کہ سارے نیک اعمال کے اللہ کے یہاں قبول ہونے یا نہ ہونے کا انحصار نیت پر ہے۔ جس عمل کے کرنے کا مقصد صرف اللہ کو راضی کرنا ہوگا' وہی اللہ کے یہاں قبول ہوگا اور اسی پر ثواب ملے گا۔

نیت کا مسئلہ بہت نازک اور بہت خطرناک ہے۔ ایک طرف نیت سے صرف عمل ضائع ہی نہیں ہوتا گناہ اور اللہ کے سخت غضب کا موجب بن جاتا ہے۔ دوسری طرف بسا اوقات انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا اور شیطان اس کے دل میں خراب نیت ڈال دیتا ہے:

ع..... ''ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں''

ایک حدیث میں آتا ہے:

'' قیامت کے دن سب سے پہلے تین شخصوں کے متعلق عدالت الٰہیہ سے جہنم کا فیصلہ سنایا جائے گا سب سے پہلے ایسے شخص کی پیشی ہوگی جو جہاد میں شہید ہوا ہوگا۔ وہ جب حاضر عدالت ہوگا تو اللہ تعالیٰ پہلے اس کو اپنی نعمتیں جتائے گا اور یاد دلائے گا' وہ اس کو یاد آ جائیں گی۔ پھر اس سے فرمایا جائے گا بتا تو نے ان نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ اور کیا عمل کئے؟ وہ عرض کرے گا: خداوند! میں نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تیری رضا طلبی میں جان عزیز تک قربان کر دی۔ حق تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے تو نے تو صرف اس لیے جہاد کیا تھا کہ تو بہادر مشہور ہو' تو دنیا میں تیری بہادری کا چرچا ہو چکا۔ پھر اللہ کے حکم سے اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک ''عالم دین'' اور ''عالم قرآن'' حاضر

عدالت کیا جائے گا اور اس سے بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے کیا اعمال کئے؟ وہ کہے گا میں نے تیرے دین اور تیری کتاب کے علم کو پڑھا اور پڑھایا اور یہ سب تیری رضا کے لیے کیا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے تو نے تو عالم، قاری اور مولانا کہلانے کے لیے یہ سب کچھ کیا تھا۔ پھر بحکم الٰہی اس کو بھی دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد ایک شخص پیش ہوگا جس کو اللہ نے بہت کچھ مال و دولت دیا ہوگا۔ اس سے بھی سوال کیا جائے گا کہ تو نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے اللہ! میں نے خیر کا کوئی شعبہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں تیری رضا جوئی کے لیے اپنا مال نہ خرچ کیا ہو۔ حق تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے۔ تو نے تو صرف اس لیے مال خرچ کیا تھا کہ دنیا تجھ کو سخی کہے تو دنیا میں تیری سخاوت کا خوب چرچا ہو لیا۔ پھر اس کو بھی اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' (مسلم)

ذرا سوچیے! شہادت' علم دین اور اللہ کی راہ میں سخاوت کا کتنا ثواب ہے۔ مگر جب یہی عمل نام و نمود اور شہرت کے لیے کئے جائیں تو وہ اللہ کے نزدیک ایسے گندے گناہ بن جاتے ہیں کہ انسان کو سب سے پہلے جہنم میں ڈلوا دیں گے۔

یہ اتنا خطرناک مرض ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو ایک طرح کا شرک قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ مجھے تمہارے بارے میں اس چھپے ہوئے شرک سے بہت خطرہ ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ دو بھیڑیئے بکریوں کے کسی ریوڑ میں گھس کر جتنی تباہی مچا سکتے ہیں' مال کی طلب اور شہرت کی چاہ دین کو اس سے زیادہ تباہ کرتے ہیں۔

جن لوگوں کو مختلف نیک کاموں کی توفیق ملتی ہے' وہ چاہے عبادت ہو، صدقہ و زکوٰۃ ہو، علم دین اور دعوت ہو یا اللہ کے دین کی مدد کے دوسرے میدان، شیطان ان کو ریا کے جال میں پھنسانے کی ضرور کوشش کرتا ہے۔ اس لیے علماء سلف اور ائمہ اس کا خاص خیال رکھتے تھے کہیں ان کے دل کو یہ روگ نہ لگ جائے۔

حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ اسلامی تاریخ کے عظیم ترین ائمہ میں سے ہیں۔ عظیم محدث، بلند پایہ فقیہ اور تعلق مع اللہ میں یکتا و فرد۔ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے کسی چیز میں اتنی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جتنا اپنی نیت ٹھیک رکھنے میں۔'' (سیر اعلام النبلاء)

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ ایک دن باہر نکلے۔ کچھ لوگ اس عظیم امام و مصلح کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ انہوں نے دریافت کیا: ''کچھ کام ہے؟ ورنہ ایسے پیچھے چلنے سے تو آگے والے کے دل کی خیر نہیں۔''

حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''جس نے شہرت چاہی' اس نے اللہ سے وفا نہیں کی۔''

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی حفاظت فرمائے اور اخلاص نیت فرمائے۔ (آمین)